



مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

رحمت و شفقت (فصل نمبر 2)

قول تعالیٰ "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین" (الانبیاء: ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قارئین کرام! گذشتہ کالم میں مذکورہ عنوان کے تحت قرآن و سنت کی روشنی میں رسول کریم ﷺ کی رحمت و شفقت کا اختصار سے تذکرہ کیا تھا۔ کہ آپ ﷺ پوری کائنات اور بالخصوص ان تمام انسانی طبقات کیلئے جو کہ مظلوم اور مفلوک الحال (بے سہارا قسم کے لوگ ہیں) رحمت بنا کر آپ کو مبعوث فرمائے گئے۔ آج کی تحریر میں آپ کی رحمت و شفقت کے حوالہ سے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ دیگر طبقات کی طرح بچوں کیلئے بھی بہت زیادہ رحیم و شفیق اور کریم تھے اور آپ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو مبارک جا کر کرنا اسلیئے ضروری ہے کہ آج کے دور میں بچوں پر بعض والدین بڑی سختی کرتے ہیں اور بے تحاشا مار پیٹ سے کام لیتے ہیں۔ نیز اساتذہ کرام (بعض دینی مدارس میں بالخصوص قراء حضرات) چھوٹے چھوٹے طلباء اور بچوں کو وحشیانہ مزاجیت سے جس سے بچے اور طلباء تعلیم سے متنفر ہو کر مدارس چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے دینی تعلیم سے باغی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم رحمت کائنات اور رسول رحمت ﷺ کا وہ اسوہ حسنہ اپنائیں جو آپ نے بچوں کے ساتھ اختیار فرمایا۔ تاکہ وہ والدین کے باغی ہوں نہ ہی تعلیم سے فرار کا راستہ اختیار کریں۔ اس سلسلے میں چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت جاء اعرابی الی النبی ﷺ فقال انزل علیہم فقال النبی ﷺ او املک لک ان نزع اللہ من

قلبک الرحمة۔ متفق علیہ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے (تعب کے ساتھ) دریافت کیا کہ کیا تم بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو نہیں لیتے۔ (اسکی یہ بات سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا۔ اگر اللہ پاک نے تیرے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میرے بس میں نہیں کہ تیرے دل میں رحم ڈالوں (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت حسن بن علیؑ سے پیار فرما رہے تھے۔ اقرع بن حابس نے آپ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول آپ بچوں سے شفقت و محبت فرماتے ہیں۔ جبکہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بھی بوسہ نہیں دیا رحمت عالم ﷺ نے فرمایا من لا یرحم لایرحم۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (بخاری) کتاب الادب (بنی کریم ﷺ کی بچوں سے شفقت و محبت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو انہیں سلام فرماتے۔ رحمت عالم ﷺ بچوں پر ایسے مہربان اور شفیق و رحیم تھے کہ اگر آپ سواری پر سوار ہیں اور راستے میں بچے نظر آتے تو آپ ﷺ پیار سے انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیتے اور محبت کا اظہار فرماتے۔ حضرت جعفر طیارؓ کے صاحبزادے خواب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رحمت عالم ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے مجھے سواری کے آگے سوار کر لیا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو صاحبزادوں میں سے ایک آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے گئے۔ تو آپ نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ پس ہم تین افراد ایک ہی سواری پر مدینہ منورہ داخل ہوئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، آداب السفر)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اسکے متعلق نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اسکے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اس طرح کام کیوں نہ کیا؟ دس سالہ خدمت کے دوران خادم کو اسکے کسی کام پر نہ ٹوکنا اور نہ جھڑکنا یہ حسن اخلاق کا وہ اعلیٰ ترین نمونہ ہے جس کی کوئی دوسری نظیر یا مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ کاش امت محمدیہ ﷺ کے افراد بھی اپنے مقتدا و مطاع پیغمبر کے ان مکالم اخلاق کو اختیار کریں۔ حضرت زید بن حارثہؓ نے آپ کی غلامی کو مذکورہ اخلاق کریم کی ہی وجہ سے اختیار کیا۔ اور اس وقت ابھی وہ بچے ہی تھے۔ بچوں کے ساتھ آپ کی شفقت اور محبت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کوئی صحابی اپنا شیر خوار بچہ حضور ﷺ کے پاس لے آتیں اور آپ اسکو گود میں بٹھا لیتے اور بچہ اپنے پیشاب کی وجہ سے آپ کے کپڑوں کو ناپاک کر دیتا تو آپ اس سے بھی اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری کتاب الوضوء میں مندرجہ ذیل حدیث موجود ہے کہ ایک دن ام قیس رضی اللہ عنہا اپنا شیر خوار بچہ رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں لائیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اس بچے نے رحمت للعالمین کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگوا کر پیشاب کی جگہ پر بہا دیا اور کسی قسم کی ناراضگی اور غصے کا اظہار نہ فرمایا۔ قارئین کرام! مندرجہ بالا احادیث و روایات اور آپ کے سنہرے ارشادات کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رحمت عالم جس طرح نوع انسانی کے دوسرے طبقات کیلئے جسم رحمت و شفقت تھے اس طرح آپ معصوم بچوں کے ساتھ بھی انتہائی مہربان، شفیق اور ہمدرد و غم گسار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اس اعلیٰ وصف اور بے مثال صفت کا تذکرہ قرآن کریم میں اس طرح فرمایا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔ بچوں کو جھڑکنے اور مار پیٹ کر مساجد سے باہر نکلنے والے بزرگوں اور طلباء کو وحشیانہ مزاجیوں سے دینے والے اساتذہ کرام کو اس اعلیٰ اخلاق اور بچوں سے پیار پر غور فرمانا چاہئے اور اپنی تلخی، شدت اور غصے کی وجہ سے بچوں اور طلباء کو دین حنیف سے متنفر اور دور کرنے کی بجائے شفقت و محبت سے سمجھانا اور انکی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اخلاق کریمہ اور اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین